بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نظرات

آج کل اسلامی پیکٹ یعنی اتحادِ اسلامی کا جس کے محرک شاہ فیصل ہیں بڑا غلغلہ ہے، اور ہر ملک خواہ چھوٹا ہو یا بڑا، مسلم ہو یا غیر مسلم اس سے دل چسپی لے رہا ہے۔ لیکن افسوس ہے مسلمانوں کا کوئی معاملہ اور اُن کی کوئی تحریک اختلاف و انشقاق کے بغیر نہیں ہوتا، چنانچہ اس تحریک کا حشر بھی یہی ہوا ہے اور اس کی وجہ سے خود عرب ممالک میں باہمی تفریق و مخالفت اس درجہ پیدا ہو گئی ہے کہ مخالفت مخالفت نہیں رہی بلکہ نہایت شدید قسم کی عداوت ہو گئی ہے دونوں طرف کے اخبارات اور اس سلسلہ میں جو لٹریچر دھڑا دھڑ شائع ہو رہا ہے اسے دیکھ لیجئے۔ بہتان طرازی اور الزام تراشی تحقیر و تنقیص اور ہجو و مذمت کا وہ کونسا دقیقہ ہے جو کسی جانب اُٹھا رکھا گیا ہو، یہ صورتِ حال حد درجہ افسوسناک ہے اور تشویش انگیز بھی۔ لیکن جیسا کہ عام طور پر ہوتا ہے اس معاملہ میں بھی اختلاف کی اصل وجہ یہ ہے کہ موضوعِ زیر بحث پر معروضی نقطۂ نظر سے غور و فکر کر کے اُس کا صحیح تجزیہ نہیں کیا گیا! اس بنا پر جو گفتگو ہو رہی ہے وہ گول مول ہو رہی ہے۔

سب سے پہلے سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اسلامی اتحاد سے مراد کیا ہے؟ یعنی یہ اتحاد مذہبی ہے یا سیاسی؟ اگر مذہبی ہے اور اُس کا مطلب یہ ہے کہ دنیا کے سب مسلمان خواہ وہ عرب ہوں یا عجم سب ایک مذہب اور ایک شریعت کے ماننے والے ہیں۔ اس لئے جہاں تک دین کی تبلیغ و اشاعت اور مسلمانوں کی دینی زندگی کی تعمیر و تنظیم کا تعلق ہے۔ سب مسلمانوں کو ایک دوسرے کا مددگار اور معاون ہونا چاہئے تو کوئی شبہ نہیں کہ کسی مسلمان کو اس سے انکار نہیں ہو سکتا اور قرآن میں جہاں کہیں اتحاد کی تعلیم و تاکید ہے وہاں یہی اتحاد مراد ہے، امر بالمعروف و نہی عن المنکر

اقامتِ عدل و دفعِ ظلم ہر مسلمان کا فریضۂ حیات اور اس کا مشن ہے اس بنا پر اس فرض کی انجام دہی میں سب کو ایک ہونا چاہئے، اگرچہ بدقسمتی یہ ہے کہ یہ ایک ایسا حسین خواب ہے جو عہدِ نبوت کے بعد سے آج تک پوری تاریخ اسلام میں کبھی شرمندۂ تعبیر نہیں ہوا، وہ جن کو قرآن نے شہداء للناس کہا تھا، دوسروں کے لئے تو شہدا کیا ہوتے خود آپس میں ایک دوسرے کے لئے بھی شہدا اور قائمین بالقسط نہ بن سکے۔ دین جو سب سے بڑا ذریعۂ اتحاد تھا اُس کی تشریح و توضیح اور اُس کے احکام و مسائل کی تعبیر و تفسیر ہی فتنہ و فساد، اور حرب و ضرب کا سبب بن گئی، خلیفۂ سوم کی شہادت کے بعد سے اختلاف و انشقاق کا جو دروازہ کھلا ہے، بار بار کی سرگرم و پُرجوش کوششوں کے باوجود آج تک بند نہیں ہوا۔ اور جب خیر القرون میں بند نہیں ہوا تو آج جب کہ سرتا سر رفتن و عہدِ خدا فراموشی ہے، اس کے مسدود ہونے کی کیا توقع ہو سکتی ہے۔

بہرحال جہاں تک اس اتحادِ دینی و مذہبی کی اہمیت و ضرورت کا تعلق ہے اُس سے کسی زمانہ میں بھی انکار نہیں ہو سکتا۔ لیکن اس اتحاد کو برپا کرنے کے لئے آج کل کی چلی ہوئی اصطلاحات کا سہارا لے کر کسی "پیکٹ" کی ہرگز نہ کوئی ضرورت ہے اور نہ وہ مفید ہے اس کے لئے صرف سچا اور پکا مسلمان بننا کافی ہے، اور کوشش اسی بات کی ہونی چاہئے کہ مسلمان رسمی اور نام کے اسلام کے بجائے حقیقی اسلام کے پیرو ہوں، جب وہ ایسے ہوں گے تو ان میں خودبخود اتحاد و اتفاق کی اسپرٹ ہوگی اور ایک ملک کا مسلمان دوسرے ملک کے مسلمان کے ساتھ اُس کے دُکھ درد میں شریک ہوگا !!

لیکن اگر اس "پیکٹ" سے مراد سیاسی اتحاد ہے اور اُس کا مطلب یہ ہے کہ دنیا کے سب مسلمان ممالک ایک عہد کے ذریعہ ایک دوسرے سے اتنے قریب ہو جائیں کہ ایک ملک پر حملہ سب ملکوں پر حملہ سمجھا جائے گویا دوسرے لفظوں میں جس طرح آج کل سیٹو اور نیٹو قسم کے دوسرے معاہدے پائے جاتے ہیں اسی طرح کا ایک معاہدہ یہ بھی ہو اور اقوامِ عالم میں جو گروپ یا بلاک اب موجود ہیں اُن میں ایک اسلامک بلاک کا اور اضافہ ہو جائے تو واضح رہنا چاہئے کہ اس قسم کا بلاک بنانا ہرگز مفید نہیں ہے اور نہ اسلامی تعلیمات کی رو سے ضروری ہے۔ ہمارے اس دعویٰ کے دلائل یہ ہیں:۔

(۱) مسلم ممالک اگر اپنا ایک بلاک الگ بنا لیتے ہیں تو چونکہ یہ بلاک خالص مذہبی بنیاد پر ہوگا اس لئے بین الاقوامی سیاسیات میں سخت اضطراب اور کشیدگی (TENSION) کا باعث ہوگا اور مسلم ممالک کی اقتصادی، فوجی اور سیاسی پوزیشن اس درجہ اعلیٰ اور مضبوط نہیں ہے کہ یہ بلاک اس عالمی ہیجان و اضطراب کا مقابلہ کر سکے۔

(۲) سب مسلم ملکوں کی سیاست ایک نہیں ہے اور نہ ہو سکتی ہے: سعودی حکومت کی سیاست یہ ہے کہ وہ کسی کمیونسٹ

ملک کے ساتھ ڈپلومیٹک تعلقات نہیں رکھتی، لیکن اس کے برخلاف اپنے ملک کے مخصوص جغرافیائی اور سیاسی، اقتصادی حالات کے باعث کتنے مسلم ممالک ہیں جو کمیونسٹ ملکوں کے ساتھ زیادہ سے زیادہ دوستانہ تعلقات رکھنے پر مجبور ہیں یہ سیاسی اتحاد سب مسلم ملکوں میں تو کیا ہوگا؟ خود عرب ممالک میں نہیں ہے۔ تحریر فلسطین پر مقصد کے اعتبار سے سب متفق ہیں لیکن اس کی صورت کیا ہو؟ آج کل یہ سوال عرب ملکوں کے دونوں گروپ کے درمیان شدید ہیجان واختلاف کا باعث بنا ہوا ہے پس جب مسلم ممالک کی سیاست ایک نہیں ہے اور نہ ہو سکتی ہے تو پھر ان میں یہ پیکٹ کس طرح ہو سکتا ہے؟

(۳) اگر مسلم ممالک میں یہ پیکٹ ہوا تو دنیا کے کروڑوں مسلمان جو غیر مسلم ممالک میں رہتے ہیں وہ عالمگیر اخوتِ اسلامی کی برادری سے منقطع ہو جائیں گے اور اُن کی پوزیشن نہایت خراب ہو جائے گی، کیونکہ اسلامک بلاک بننے سے اس بلاک میں اور غیر مسلم ممالک میں جو کشیدگی پیدا ہوگی، غیر مسلم ملکوں کے مسلمان اُس کے تباہ کن اثرات سے ہرگز محفوظ نہیں رہ سکتے۔

(۴) ایک بلاک سے وابستہ ہو کر مسلم ممالک کی وہ انفرادی آزادی فکر و عمل برقرار نہیں رہ سکے گی جو صنعت و حرفت سائنس اور ٹکنالوجی میں ترقی کرنے اور اپنے ملک کو سیاسی اور اقتصادی اعتبار سے زیادہ سے زیادہ مضبوط اور مستحکم بنانے کے لئے ضروری ہے اور اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ہر ملک نفسیاتی طور پر خود اعتمادی کے فقدان کا شکار ہو جائے گا۔

(۵) سیٹو اور سینٹو جیسے معاہدوں کا چند برسوں میں ہی جو حشر ہوا ہے وہ ہمارے سامنے ہے، جو ملک ان معاہدوں کے ذریعہ ایک دوسرے سے وابستہ اور مربوط ہیں انھیں تو کوئی خاص فائدہ ہوا نہیں اور ان کا الٹا اثر یہ ہوا کہ امنِ عالم کے امکانات میں ضعف اور اضمحلال پیدا ہو گیا۔

بہرحال یہ اسلامک پیکٹ یا الحلف الاسلامی اگر سیاسی سمجھوتہ یا سیاسی اتحاد کے قسم کی کوئی چیز ہے تو موجودہ حالات میں یہ ناممکن العمل بھی ہے اور غیر مفید بھی جو ممالک باہم دست و گریباں ہیں، انھیں چاہیئے کہ ایک جگہ بیٹھیں اور موضوعِ بحث کے تمام پہلوؤں پر وسعتِ قلب و نظر کے ساتھ گفت گو کر کے کسی ایک نتیجہ پر پہونچنے کی کوشش کریں۔